آداب تلاوت

محمد حسین مبلغی*

دنیا میں ہر کام اور ہر عبادت کے لیے کچھ آداب اور شرائط ہیں۔ انسان جتنا ان آداب کا خیال رکھے گا اسی قدر اُس کام یا عبادت کی قدر و منزلت زیادہ ہو گی ہے، خصوصاً اگر وہ کام دینی ہو اور خدا کے لیے ہو، اس میں جتنا اخلاص اور آداب و شرائط کا لحاظ کریں گے اتنا ہی ثواب اور اجر میں اضافہ ہو گا، اگر بندہ اپنے خالق سے رابطہ کرنا چاہے اور اس کے ساتھ گفتگو و راز و نیاز اور مناجات کرنا چاہے تو اُسے ان آداب کا خیال رکھنا ہو گا۔

تلاوت قرآن مجید بھی سب سے افضل عبادت اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ راز و نیاز ہے جس میں ان آداب و شرائط کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے، اگر انسان کو اللہ تعالیٰ سے کچھ چیز طلب کرنا ہو اور مانگنا ہو تو اُسے مانگنے کا طریقہ آنا چاہیے، قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے بھی کچھ آداب اور شرائط ہیں۔ جنہیں بہت اختصار کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

ا۔تلاوت قرآن کے آداب کی دو قسمیں ہیں، آداب ظاہری اور باطنی

آداب ظاہری

قرآن مجید کی تلاوت کے کچھ ظاہری آداب ہیں، جن میں سے کچھ یہ ہیں:

ا۔ظاہری طہارت

قرآن مجید کی تلاوت کے لیے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ انسان طہارت ظاہری رکھتا ہو یعنی؛ وضو، غسل اور یتیم کا حامل ہو، اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے:

"لَا یَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ"

یعنی: "سوائے پاکیزہ لوگوں کے کوئی اسے مس نہیں کر سکتا۔" (1)

وہ لوگ جو حدث اور خبث سے پاک ہوں یعنی باوضو ہوں تو قرآن کو چھو سکتے ہیں۔ پس جنابت والا شخص حائض عورت اور بغیر وضوء کے قرآن کو ہاتھ لگانا اور چھونا جائز نہیں، (2) جنابت والے شخص کے لیے اس کی تلاوت جائز نہیں ہے۔ حائض عورت اور نفاس والی عورت واجب سجدے والی سورتوں کے علاوہ باقی سورتوں کی تلاوت کر سکتی ہے، (3) جنابت کی حالت میں سات آیتوں سے زیادہ تلاوت کرنا مکروہ ہے، ۷۰ آیتوں کے بعد اشد کراہت ہے (4) چند چیزوں کے لیے وضو کرنا واجب ہے، ایک قرآن کو چھونے کے لیے نذر کی ہو تو وضو کرنا واجب ہے۔ (5)

عمرو بن حزم نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے:

"لا یمس القرآن من ھو علیٰ غیر طھر"

یعنی: "جو طہارت کے بغیر ہو وہ قرآن کو چھو نہیں سکتا۔"

امام فخر رازی فرماتے ہیں: یہاں ایک فقہی مسئلہ ہے کہ جو شخص ظاہری طہارت کا حامل نہ ہو، حالت غیر طہارت میں ہو وہ قرآن کو مس نہیں کر سکتا کیونکہ وہ پاک نہیں ہے، آگے فرماتے ہیں جنابت والا شخص قرآن کی تلاوت نہیں کر سکتا لیکن بغیر وضو والا تلاوت کر سکتا ہے یہ بات صحیح نہیں

*۔اُستاد جامعۃ الرضا، بارہ کہو، اسلام آباد

ہے کیونکہ یہ ذکر میں آتا ہے وہ حالت غیر طہارت میں ذکر بھی نہیں کر سکتے (6) محمد بن فضیل روایت کرتے ہیں میں نے امام صادق -سے کہا مولا میں تلاوت کرتا ہوں درمیان میں وضو کرنے کی ضرورت پیش آجاتی ہے تو جا کر پیشاب کرتا ہوں پھر بغیر وضو کے ہاتھ دھو کر دوبارہ تلاوت کرتا ہوں ! توامام نے فرمایا ایسا مت کرو پہلے وضو کرلو پھر تلاوت کرو (7)

امام صادقؑ نے اپنے پاک و پاکیزہ آباء اجداد سے روایت کی ہے۔کہ مولیٰ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا سات افراد قرآن کی تلاوت نہ کریں ،جو بندہ رکوع اور سجود میں ہو، غسل خانہ میں ہو، جنابت والا، نفاس والی عورت اور حیض والی عورت (8)اور بہت تاکید کی گئی ہے انسان طہارت کے ساتھ روزانہ کم از کم پچاس آیات کی تلاوت کرے۔

۲۔ مسواک کرنا

امام صادق علیہ السلام نے پیغمبر اکرم محمد مصطفیٰ ﷺ سے روایت کی ہے،

''نَظِّفُوا طَرِيقَ الْقرآنِ قِيْلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا طَرِيقَ الْقرآنِ قَالَ اَفْوَاهَكُمْ قِيْلَ بِمَا ذَا ؟ قَالَ السِّوَاكُ''۔

یعنی: ''قرآن کے راستے کو پاک و پاکیزہ کرو، کہا گیا قرآن کا راستہ کیا ہے ؟ فرمایا تمہارے منہ ۔ پھر سوال کیا کس طرح پاک کریں فرمایا مسواک کے ذریعے۔'' (9)

۳۔خوشبو لگانا

اسی طرح تلاوت قرآن کے وقت سے خوشبو لگانا بھی مستحب ہے۔

۴۔استعاذہ

تلاوت شروع کرتے وقت اعوذ باللہ کا پڑھنا بھی مستحب ہے،استعاذہ، قرآن کا حکم بھی ہے :

''فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيم''

یعنی: ''جب تم قرآن کی تلاوت کرو تو اللہ تعالی سے پناہ مانگو اس شیطان رجیم کے شر سے جو راندہ ہوا ہے۔'' (10)

اور یہ معصومین علیہم السلام کی سیرت بھی ہے ،امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب ہارون الرشید کے ساتھ مناظرہ کیا تو آپ جب بھی کوئی آیت تلاوت فرماتے تو پہلے اعوذ باللہ پڑھتے۔ (11)

ہر عمل کے لیے ''اعوذ باللہ'' ضروری ہے خصوصاً قرآن کے لیے، کیونکہ اس کا حکم دیا گیا،اس کے علاوہ قرآن ہر چیز کی اصل اور قانون کلی و ضابطہ حیات ہے، جیسے کھانا کھاتے وقت ہاتھ دھونا ضروری ہے، نماز میں داخل ہونے سے پہلے تکبیرۃ الاحرام (اللہ اکبر) پڑھنا واجب ہے،اسی طرح قرآن کی تلاوت سے پہلے استعاذہ بھی ضروری ہے تاکہ تلاوت میں لغزش اور رسوائی سے محفوظ رہے اور یہ مستحب ہے۔ (12)

استعاذہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے، مشہور یہی ہے جو ہم عام طور پر پڑھتے ہیں ''اَعوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطانِ الرَّجِيْم'' یہ ابن کثیر، عاصم اور ابو عمرو کی روایت ہے۔ نافع ،عامر اور کسائی نے ''اَعوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطانِ الرَّجِيْمِ اِنَّه هو السميع العليم'' پڑھا ہے باقی حمزہ نے ''نَستَعِينَ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطانِ الرَّجِيْم'' پڑھا ہے،ابو حاتم نے ''اَعوذُ بِاللِه السمِيْعِ العِلَيم مِنَ الشَّيْطانِ الرَّجِيم'' تلاوت کی ہے۔

شیطان ہر جگہ اور ہر وقت ہوتا ہے اس لیے استعاذہ بھی ہر جگہ اور ہر وقت ضروری ہے، خصوصاً اچھے کاموں کے لیے (13)

شیطان دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے حتی اس نے انبیاء کو بھی بہکانے کی کوشش کی ہے :

جیسے وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِیْۤ اُمْنِيَّتِهٖ

یعنی ”اور نہیں بھیجا ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول اور نہ نبی مگر یہ کہ جب اس نے توقعات باندھے تو شیطان نے اس کی توقع (کے پورے ہونے) میں دراندازی کی۔“ ([14])

امام صادقؑ فرماتے ہیں:

اغلقوا ابواب المعصیة بالا ستعاذة وافتحوا ابواب الطاعة بالتسمیة

یعنی: ”گناہوں کے دروازے کو اعوذ باللہ کے ساتھ بند کرو اور اطاعت کی دروازے کو بسم اللہ کے ساتھ کھولو۔“ (15)

اور استعاذہ وسوسہ کو روک دیتا ہے، قرائت میں بھی وسوسہ سے بچنے کے لیے یہ ضروری ہے۔ اسی لیے رسول خداﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ دوسرے لوگوں نسبت زیادہ استعاذہ کو اہمیت دیں اور یہاں پر 'فاستعذ اگر 'فائ' بعد کے لیے ہو تو معنی یہ گا جب آپ تلاوت کرتے تو پھر استعاذہ پڑھو یہ اعمال کو ضائع اور حبط ہونے سے بچاتا ہے، لیکن یہاں تمام علماء بالاتفاق کہتے ہیں استعاذہ مقدمہ قرائت ہے، جیسے قرآن میں ہے۔

اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصّلاَۃِ فَاغْسِلُوا اِذَا اکَلتَ فَقُلْ بسم اللہ

یعنی: ”یہاں دھونا اور بسم اللہ کہنا نماز سے پہلے اور کھانے سے پہلے ہوتا ہے، اور یہ استعاذہ اکثر علما کے ہاں مستحب ہے۔“ (16)

کَانَ قَبَلْ اَلقرآئۃِ اعوَذَ بِاللہِ مِنَ الشیطَانِ الرجّیمَ (17)

یعنی: ”آپؐ قرائت قرآن سے پہلے اعوذ باللہ تلاوت فرماتے تھے۔“

۵۔ عربی لہجے میں تلاوت

آداب قرائت میں سے ایک قرآن کو عربی لہجہ کے ساتھ تلاوت کرنا ہے۔ آنحضرتؐ سے روایت ہے:

”اقروالقران بالحان العرب واصواتها وایاکم ولحون اهل الفسق واهل الکبائر“

یعنی: ”قرآن کو عرب کے لحن اور لب و لہجہ میں تلاوت کرو، اور فاسقوں اور گنہگاروں کے طرز و لہجہ میں تلاوت نہ کرو۔“ (18)

امام باقرؑ فرماتے ہیں:-

ان رسول اللہ کان احسن صوتا باالقرآن

یعنی: ”رسول اللہ ﷺ قرآن کی تلاوت بہترین آواز کے ساتھ فرماتے تھے۔“ (19)

انس فرماتے ہیں:

”آنحضرتﷺ کان مد صوته“ آپ جب بھی تلاوت فرماتے تھے تو آواز کو کھینچتے تھے (20)

یعنی؛ جب بھی قرآن کی تلاوت کرو تو اُس کو خوبصورت آواز اور دلنشین لہجہ و حزن کے ساتھ تلاوت کرو۔ (21)

اصل میں تلاوت اور قرآئت کا کمال یہ ہے کہ انسان اپنی خوش الحانی کے ذریعے لوگوں کی توجہ قرآن کی طرف مبذول کرے، چونکہ جتنی وہ دلنشین اور جذاب آواز میں تلاوت کرے گا اتنا ہی لوگ قرآن کی طرف کھینچتے چلے جائیں گے اور شاید اسی طرح کسی کے دل میں وحی الٰہی کی برکت سے حق پرستی کا جذبہ پیدا ہو جائے۔ جیسا کہ مراء بن عازب کہتے ہیں: ” قال رسول اللہﷺ: زینوا القرآن باصواتکم“ قرآن کو اپنی آواز کے ساتھ مزین کرو۔ (22)

اسی طرح انس سے منقول ہے کہ رسول خداﷺ نے فرمایا:

”ان لکل شیئٍ حلیة وحلیة القرآن الصوت الحسن“

یعنی: ”ہر چیز کے لیے ایک زینت ہے قرآن کی زینت خوبصورت آواز ہے۔“ (23)

لکھا ہے: "جب امام زین العابدینؑ قرآن کی تلاوت فرماتے تھے تو چلنے والے رک کر آپ کی تلاوت کو سنتے تھے"۔(24)
انسان اُسی وقت رک کر سنتا ہے، جب قرآن کی تلاوت غیر معمولی آواز کے ساتھ ہورہی ہو۔ پس جتنا ہوسکے قرآن کو خوبصورت آواز کے ساتھ تلاوت کریں، اس سے قرآن کی خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے۔

تلاوت قرآن کے باطنی آداب

یہ وہ آداب ہیں جن کا تعلق صرف ظاہر سے ہے۔اور وہ آداب جن کا تعلق ضمیر و وجدان اور باطن سے ہے یہ ہیں۔

۱۔قرآن مجید کی عظمت وتقدیس

سب سے پہلے تو قرآن کی عظمت و تقدیس کو نظر میں رکھے اور اس کا عام کتابوں کی طرح مطالعہ نہ کرے بلکہ اپنے ذہن میں یہ تصور کرے یہ کتاب جس کی وہ اس وقت تلاوت کر رہا ہے، ایک وقت لوح محفوظ کی زینت تھی جو جبرئیل امینؑ کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کے قلب مبارک پر نازل ہوئی اور پھر آپؐ کی زبان مبارک سے نکل کر فصحائے عالم کو گنگ کرتی ہوئی ہم تک پہنچی ہے۔جب انسان اس یقین و عقیدے کے ساتھ تلاوت کرے گا تو اس کے بعد قرآنی روحانیت واخلاق کے اثرات اس پر مرتب ہونے شروع ہو جائیں گے۔

۲۔باطنی طہارت

قرآن کی تلاوت سے حقیقی معنوں میں اُسی وقت انسان بہرہ مند ہو سکتا ہے جب وہ ظاہری طہارت کے علاوہ باطنی طہارت سے بھی مزین ہو۔تلاوت قرآن کے باطنی آداب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن میں ذات الٰہی کا ارشاد ہے:

"لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ"

یعنی "اسے (قرآن کو) چھو نہیں سکتے مگر پاک لوگ۔"(25)

پس جو لوگ مشرک ہیں یا کافر ہیں، وہ باطنی طہارت سے خالی ہوتے ہیں لہٰذا وہ قرآن کو چھو نہیں سکتے۔بعضوں کے نزدیک "مطہرون" سے مراد فرشتے ہیں۔(26)

اہل ادب اور اہل معرفت دل کی پاکی کے ساتھ قرآن کو تلاوت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں اور قرآن کی تلاوت کرتے ہیں۔(27)
آیت میں جو مطہرون کا ذکر ہوا ہے اس کے بارے میں امام فخر رازی لکھتے ہیں، مطہرون سے مراد ملائکہ ہیں جو ابتدائے خلقت سے پاک و پاکیزہ ہیں۔(28)

پس جس طرح سے ظاہری طہارت ضروری ہے باطنی طہارت بھی ضروری ہے، اللہ تعالیٰ کا فیض اور رحمت اُسی وقت نازل ہوتی ہے، جب انسان دل کی پاکیزگی کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کرے۔

باطنی طہارت کا ایک بڑا ذریعہ تقویٰ ہے۔"قد افلح زکّیھا" جس نے اپنا تزکیہ کیا وہی فلاح پا گیا۔ تزکیہ اور تہذیب نفس کے بعد تلاوت قرآن کے اصلی اثرات ظاہر ہونے لگتے ہیں۔یعنی جو کچھ پاک زبان سے نکلے اس میں اثر ہوتا ہے، ایسی پاک زبان سے ایک دفعہ سورہ حمد پڑھنے سے مردہ زندہ ہو جاتے ہیں۔

۳۔غور وفکر کے ساتھ تلاوت

آداب باطنی میں سے ایک قرآن کو غور و فکر اور تدبر کے ساتھ پڑھنا ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ:

"وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلًا"

یعنی: "قرآن کو ٹھہر ٹھہر کے تلاوت کرو۔" (29)(30)

یعنی؛آیت، آیت اپنی مخرج سے معنی کی طرف توجہ کرکے، حزن کے ساتھ تلاوت کریں، غور و فکر کے ساتھ پڑھیں اور جب آیہ جنت اور نعمت کی ہو تو اللہ سے اس کے حصول کی دعا کریں، اگر آیہ عذاب اور دوزخ کے متعلق ہو تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو، حضرت علیؑ سے سوال کیا گیا: ترتیل کیا ہے؟ آپ نے فرمایا! حروف کو اپنی مخرج سے ادا کرنا اور وقف کی رعایت کرنا آپؑ سے روایت ہے:

"مَامِنۡ عَینٍ فاَضَتۡ مِن قَرَآیَۃِ القُرآنِ الاقَرَتۡ یوَمَ القِیَامَۃِ" (31)

یعنی: "اگر کوئی آنکھ قرآن کی تلاوت کی وقت پر نم ہو جائے قیامت کے دن اُس آنکھ میں ٹھنڈک اور نور ہوگا۔" (32)

صادق آل محمد ﷺ فرماتے ہیں:

جو شخص قرآن کی تلاوت کرے اور اس کے دل میں خضوع و خشوع وانکساری نہ ہو، اور نرمی نہ ہو، تو اُس نے اللہ تعالیٰ کی عظمت و منزلت کو سُبک سمجھا اور سراسر نقصان میں رہا۔ (33)

قرآن اللہ تعالیٰ کا گنج ہے مگر یہ ہو سکتا ہے کسی معدن کو کھولا جائے اور اس کے اندر نہ دیکھا جائے۔ پس، ظاہری تلاوت کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے باطن اور روح کو بھی فائدہ پہنچانا چاہیے، اور وہ غور و فکر کے ساتھ ہی ممکن ہے۔

تلاوت قرآن میں تین چیزوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، خضوع و خشوع والے دل کے ساتھ تلاوت کرے، جب بدن بھی فارغ ہو اور دل بھی سکون میں ہو، اور خالی جگہ بیٹھ کر تلاوت کرے، تب آپ معانی قرآن سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ (34)

ترتیل سے مراد منظّم اور مناسب انداز میں تلاوت قرآن کرنا ہے۔ جب قرآن صحیح حروف کی ادائیگی کے ساتھ پڑھا جائے تو اس وقت انسان کو معنوی فائدہ پہنچتا ہے، اور انسان قرآنی اخلاق، شجاعت اور تقویٰ سے بہرہ مند ہو سکتا ہے۔ (35)

امام رضاؑ فرماتے ہیں:

"ماتیسر منہ لکم فیہ خشوع وصفاء السر"

یعنی: "اتنی تلاوت کرو کہ جو باطنی پاکیزگی قلبی خشوع اور معنوی خوشی کا باعث بنے۔" (36)

امام صادقؑ فرماتے ہیں:

"من قراء القرآن ولم یخضع ولم یرق قلبہ ولا ینشی حزنا ووجلا فی سرہ فقد استھان بعظیم شان اللہ وخسر خسرانا مبینا"

یعنی: "جو شخص قرآن کی تلاوت کرے اور اس کے دل میں انکساری اور رقت کے جذبات اور ضمیر میں حزن اور خون کے کیفیات پیدا نہ ہو تو اس نے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور منزلت کو حقیر سمجھا اور سراسر نقصان میں رہا" (37)

جو شخص ان آداب کے بغیر تلاوت کرتا ہے اس کے بارے میں خود قرآن فرماتا ہے:

"اَفَلَا یَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ اَمْ عَلٰی قُلُوبٍ اَقْفَالُھَا"

یعنی: "قرآن میں کچھ بھی تو غور نہیں کرتے، یا یہ کہ ان کے دلوں پر تالے لگے ہیں۔" (38)

جب قرآن کی تلاوت ان آداب کے ساتھ کی جائے تو مومنین کی ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور دلوں میں خشوع اور خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے، اگر یہ تلاوت آرام اور سکون کے ساتھ نہ ہو اور مذکورہ آداب سے خالی ہو تو انسان کس طرح معنوی ترقی کر سکتا ہے؟

۴۔ فہم قرآن سے مانع اُمور کا قلع قمع کرنا

تلاوت قرآن کے باطنی آداب میں سے ایک، فہم قرآن کی راہ میں جتنی بھی رکاوٹیں ہیں،انسان ان کو دور کرے تاکہ قرآن کی معنوی تجلیات سے بہرہ مند ہوسکے۔ان موانع میں سے اہم ترین مانع، تقلید وتعصب، فکری جمود، گناہوں اور معاصی پر اسرار، سطحی انہماک اور رزق حرام ہے۔ان چیزوں سے پرہیز کرکے دیکھیں، قرآن آپ پر اثر کرتا ہے یا نہیں۔

۵۔ مقررہ اوقات میں تلاوت

تلاوت قرآن کے مؤثر ہونے میں وقت کی پابندی بہت اہم ہے۔یہ آداب تلاوت میں سے ہے کہ انسان وقت پر تلاوت کرے۔سورہ مزمل میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"قُمِ الَّيۡلَ اِلَّا قَلِيۡلاً نِّصۡفَهٗۤ اَوِ انۡقُصۡ مِنۡهُ قَلِيۡلاً۔ اَوۡ زِدۡ عَلَيۡهِ وَرَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِيۡلاً"

یعنی: "رات میں تھوڑے سے حصہ کے سوا قیام کیا کر،آدھی رات یا اس سے تھوڑا کم کردے۔یا آدھی رات پر کچھ اضافہ کردے اور قرآن کو دقّت اور تامّل کے ساتھ (ٹھہر ٹھہر کر) پڑھا کر۔"

تلاوت قرآن کے لئے رات کا انتخاب اس لیے ہے، چونکہ اس وقت دشمنوں کی آنکھ اور کان نیند میں ہیں۔(39)

دوسرا انسان دنیا کی کاموں سے فارغ ہے۔جس کی وجہ سے انسان تلاوت کے لیے زیادہ آمادہ ہوتا ہے۔(40)

اسی سورہ مزمل کی آخری آیت میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"إِنَّ رَبَّكَ يَعۡلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدۡنَىٰ مِن ثُلُثَيِ الَّيۡلِ وَنِصۡفَهُۥ وَثُلُثَهُۥ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ۔۔۔ فَاقۡرَءُواْ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الۡقُرۡءَانِ۔۔۔ فَاقۡرَءُواْ مَا تَيَسَّرَ مِنۡهُ"۔

یعنی: "بلاشبہ آپ کا پروردگار جانتا ہے کہ آپ اور ان لوگوں میں سے ایک گروہ جو تیرے ساتھ ہے، رات کی دو تہائی کے قریب یا آدھی رات یا اس کی ایک تہائی، قیام کرتے ہیں۔۔۔۔۔قرآن سے پڑھو جتنا آسانی کے ساتھ ممکن ہے۔۔۔۔۔۔پس جس قدر ممکن ہو اس کی تلاوت کرو۔" (41)

حسن اختتام کے لیے محدث کبیر، عظیم عالم وعارف فیض کاشانیؒ سے منقول قرائت اور تلاوت کے آداب بطور خلاصہ ذکر کئے جاتے ہیں:

۱۔تلاوت کے وقت یہ جاننا چاہیے کہ نزولِ قرآن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ہم پر کتنا احسان کیا ہے۔

۲۔تلاوت کے وقت یہ سمجھنا چاہیے کہ کون ہم سے گفتگو کررہا ہے اور اس کی عظمت اور مقام ومرتبہ کیا ہے۔

۳۔اپنے نفس سے دوری اختیار کرکے حضور قلب کے ساتھ قرآن کی معنی کی طرف متوجہ رہتے ہوئے قرآن کی تلاوت کی جائے۔

۴۔آیات میں غور وفکر کے ساتھ قرآن کے ہر کلمہ کو دقّت کے ساتھ پڑھا جائے۔

۵۔قرآن کے واقعات کی گہرائی کو خصوصا انبیائے کرام ؑ کے واقعات مومنین کی صفات، اہل دوزخ اور مستکبرین کے حالات پر غور کیا جائے۔

۶۔اپنے اندر ترقی اور فہم قرآن کے موانع کو دور کرکے قرائت کی جائے۔

۷۔قرآن کی ہر آیت کا اپنے آپ کو مخاطب جان کر تلاوت کی جائے۔

۸۔تلاوت قرآن کے ساتھ اس کا اثر لینا، اسے دل میں بسانا، اور اس کی حقیقت کو قبول کرتے ہوئے قرآن کو پڑھنا ضروری ہے۔

۹۔قرآن کو اللہ تعالیٰ سے سننے کی کوشش کرنا نہ اپنی آواز کو سنتے رہنا۔

۱۰۔جوآیات مقرب بندوں سے تعلق رکھتی ہیں، اپنے آپ کو ان میں شامل نہیں کرنا چاہیے، لیکن اگر گنہگاروں سے مربوط آیات ہوں تو اپنے آپ کو اُن کا مخاطب جان کر خدا سے طلب بخشش کرنی چاہیے،اور عجزو انکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے توفیق قرائت اور عمل کی درخواست کرنی چاہیے۔(42)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن پڑھنے سمجھنے اور عمل کرنے اور قیامت کے دن قرآن کی شفاعت کے ساتھ داخل بہشت ہونے کی توفیق عنایت فرمائے۔الٰہی آمین

*****

حوالہ جات

1۔قرآن مجید،الوقعہ، ۷۹

2۔ تفسیر مجمع البیان شیخ ابی علی الفضل بن الحسن الطبرسی ج۹،ص۳۴۱،دارالمعرفۃ بیروت طبع ۱۹۸۹ء

3۔البرنانج العبادی،عبداللہ الہاشمی،ص۱۶،مکتبہ الفین کویت ۲۰۰۲ء

4۔رسالۃالاحکام ۱۳مراجع جلد نمبرا،ص۲۲۷دفتر انتشارات اسلامی جامعہ مدرسین ایران، قم طبع دوم ۱۳۷۷ء

5۔گنجینہ معارف قرآن،ابوالفضل فخر الاسلام ص ۲۴

6۔رسالہ احکام، ۱۳مراجع ج۱،ص۱۹۷،انتشارات جامعہ مدرسین ایران قم طبع دوم ۱۳۷۷

7۔التفسیر الکبیر،امام فخر رازی،ج۱۵جزء ۲۹،ص ۱۹۳،دارالاحیاء التراث العربی بیروت طبع سوم

8۔التفسیر الکبیر،امام فخر رازی،ج۱۵جزء ۲۹،ص ۱۹۴،دارالاحیاء التراث العربی بیروت طبع سوم

9۔بحار الانوار،علامہ مجلسی،ج۹۲ص۲۱۰تا ۲۱۲ موسسہ وفا بیروت لبنان طبع سوم، ۱۹۸۳ء

10۔ نحل، ۹۸

11۔بحار الانوار،علامہ مجلسی،ج۹۲ص ۲۱۲ موسسہ وفا بیروت لبنان طبع سوم، ۱۹۸۳ء

12۔ تفسیر مجمع البیان،ج۵،ص ۵۹۲

13۔ تفسیر مجمع البیان،ج۱،ص۸۹

14۔حج، ۵۲

15۔ تفسیر مجمع البیان،ج۱،ص۸۹

16۔گنجینہ معارف،ص۳۷

17۔آداب زندگی پیامبر (ص) لطیف راشدی،انتشارات تہذیب،چاپ ہفتم،ایران،ص۳۷۱، ۱۳۸۵ش

18۔صحیفہ سجادیہ،مترجم مفتی جعفر،۳۵۰دعا۴۲ختم قرآن،رحمت اللہ بک ایجنسی۔

19۔آداب زندگی پیامبر ﷺ،ص۳۷۱

20۔آداب زندگی پیامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ص۳۷۱

21۔ گنجینہ معارف، ص۲۷

22۔ بحار الانوار، ج۹۲، کتاب القرآن، ص۱۹۰

23۔ بحار الانوار، ج۹۲، کتاب القرآن، ص۱۹۱

24۔ بحار الانوار، ج۹۲، کتاب القرآن، ص۱۹۲

25۔الوقعہ، ۷۹

26۔ تفسیر مجمع البیان، ج۹، ص۲۴۱

27۔ گنجینہ معارف قرآن، ص۳۶

28۔ تفسیر الکبیر، ج۱۵، جز۲۹، ص۱۹۶

29۔اسرار عبادات، آیۃ اللہ جوادی آملی، انتشارات الزھرا، چاپ ہفتم ایران، قم، ۱۳۷۶ش

30۔المزمل، ۴

31۔ مجمع البیان، ج۱۰، ص۵۷۹

32۔آداب زندگی، ص۲۹۸و۳۷۳

33۔ گنجینہ معارف قرآن۔ ص۳۷

34۔ گنجینہ معارف قرآن۔ ص۳۸

35۔ تفسیر نمونہ، آیۃ اللہ مکارم شیرازی، ج۲۵، ص۱۷۶، انتشارات دار الکتب الاسلامیہ قم، ایران، طبع اول ۱۳۷۷ش

36۔ تفسیر نمونہ، آیۃ اللہ مکارم شیرازی، ج۲۵، ص۲۰۰، انتشارات دار الکتب الاسلامیہ قم، ایران، طبع اول ۱۳۷۷ش

37۔المزمل، ۲تا۳

38۔المزمل، ۲تا۳

39۔المزمل، ۲۰

40۔ بحار الانوار، ج۹۲، ص۲۱۳

41۔المزمل، ۲۰

42۔پیام جاودانہ، نادر مہربان، نشر مہربان، طبع اول، قم، ایران، ۱۳۷۸ش، ص۲۹